

حب کے سر بستہ راز

مؤلفہ

صوفی خالد قادری

صوفی اقبال احمد



Free Amliyaat Books ... pdf

حب کے سر بستہ راز

صوفی خالد قادری

مولفہ

صوفی اقبال احمد



FREE AMLIYAAT BOOKS GROUP
<http://www.amliyaatbook.com/groups/irezanamirbooks>
Free Amliyaat Books ... pdf

جملہ حقوق محفوظ ہیں

حُب کے سرسبز راز

یعنی

حُب یا عملِ تسخیر کے سرسبز راز از حضرت پیران پیر
جناب غوث الاعظم علیہ الرحمۃ جنکے ذریعہ کو عامل
سراپکا انسان کو اپنا مطیع اور حلقہ بگوش بنا سکتا۔ اور
دور دراز مقامات سے اپنے پاس بلا سکتا ہے۔
عاشقانِ فراق نصیب کو قربِ حبیب حاصل کرنے میں
نہا آسانی سے کامیابی ہو سکتی ہے جس کے ان سرسبز رازوں
کی جواہر غوث الاعظمؒ میں سینہ بسینہ چلے آتے تھے۔ چھ
اُن کی ایک بزرگ سے اجازت لی ہے

مؤلفہ صوفی اقبال احمد

مسترباش محمد اسلم خان تاجر کتب لاہور

محمد سلیم بریلوی مؤلف باہتمام بالونظام الدین مستاجر مہمان

دیباچہ

مغربی علوم کے تعلیم طبیعیات اور سائنس کے تجربوں کو لوگوں کے دلوں میں کھلا کر
 منتشر و فکری تاثیر حاصل کرادی وہ زمانہ جاتا رہا کہ آدمی کو ذہن بنا دیا کرتے تھے وہ لوگ
 قوی نہیں جاسوئے جو ان روح دور کے قالب میں الیا کرتے تھے کامر اس میں بات
 انکل نہیں کر کہ کبھی شکر دیوار سے چمکادیں یا گھنٹا بول غیرہ بنا کر باندھیں تہہ یورپ میں
 گوالے ہیں کہ وہی کھلا کر اپنا کر لیں یہ باتیں بے سبب پورانی داستانیں ہیں۔ وجہ یہ
 کہ زمانہ علوم ظاہری کی طرف مائل ہے۔ اور اہل زمانہ سائنس کے دلداد میں بھی
 تعلیم کا حامی اور سائنس کا گردنہ بڑھوں۔ اور اسکی بہت مدت تک منتشر و فکری تاثیروں سے
 متاثر رہا ہوں لیکن یاد کروں ایک فلمی کتاب کا مطالعہ کرنا تھا۔ اور یہ فلمی کتاب
 کسی شخص نے طب اور روحانی کشش کے بارے میں بہت سے مختلف کتب کے مضامین
 سے فراہم کر کے بنائی تھی۔ اس میں کئی عجیب و غریب علاج اور ایسی باتیں مری نظر سے
 گذریں جنہوں نے حیرت میں ڈال دیا اور جب تجربہ کر کے انکو صحیح پایا تو اور
 بھی حیران ہوا۔ کیونکہ ان تجربوں کا صحیح ہونا اور انکی تاثیر کا پورا اثر ہونا بظاہر
 سائنس کے خلاف تھا۔ مثلاً اس میں لکھا تھا۔ کہ بچوں پر چار مانوں کا سایہ پڑنے پر
 دو۔ ورنہ وہ بیمار ہو جائینگے۔ باہر چلکر اور ٹپا سفر کر کے آؤ تو شیر خوار بچوں کی
 چابیانی پرنہ بیٹھ جائو۔ ورنہ انکو بوجھ ہو جائیگا۔ بچوں کو کدات کے وقت بیٹھ
 نہ دکھاؤ۔ بیمار ہو جائینگے۔ اگر بچوں کو نظر لگ جائے۔ تو تین چار مریس سرخ آسکر
 سر کے گرد ہار بھر کر آگ میں ڈال دو۔ مریجوں کی دھانپیں ہرگز نہ لٹھکی ایسی طرح
 ہر روز مریس ہار کر آگ میں آتے جاؤ جس روز دھانپیں لٹھکی۔ اپنی روز سے آرام
 ہو جائیگا۔ اگر کسی کو بخار آتا ہو تو مریض اپنے قد کے برابر کچا سوت بنا کر
 اسے تھپا کر لے۔ اور جھگ میں جا کر لیکر کے درخت سے بغیر سوز دو دوڑ ہو کر
 گرد باندھ دے۔ اور اسے کہہ دے کہ آج سمار گھر حضرت نے آنا ہی سہی تو ہو کر
 اگر کہیں سے کہیں آئے۔ اور جھگ میں جا کر لٹھکی۔ اور جھگ میں لٹھکی کر نہ کہیں نہ
 پیدا کیا ہو۔ جھگ کو بیات نہ پھال کیوقت چلے نہیں۔ کیونکہ اگر گر کر زخم آجائے گا۔ تو وہ

زخم پرست ہی شکل سے چہا ہر جگہ۔ عود صلیب ہر جگہ میں شکاویں تو ہو گئے کو افادہ ہو جائیگا۔
 پانی کو مت الہجو۔ کیونکہ اس کے پینے سے باپس بہک جائیگی سر پر سے آگ نہ لیجاوے۔ اگر
 آتش گنج محل آئی۔ اگر صبر کاٹے تو اسے فود آمد و دوسو روپے نہیں ہوگی نہ ہنر و نہ ہنگامی۔ اگر
 دیر انداز کاٹے تو اسے فود آمد کر ملا کر ملا کہ ایک دفعہ آمد رکھ کو ہوا میں اڑا دو۔ نہ ہنر میں ہر چہ جی غرض
 اس طرح کی عجیب عجیب باتیں عجیب عجیب علاج لکھے ہوئے دیکھے۔ تو ان میں چند
 ایک کو جو آزمایا تو صحیح پایا۔ اور جب مشورہ آزمائے پر صحیح نکلے تو میرا وہ خیال کہ فتر
 اہ نہ شر کوئی ختم نہیں بدل گیا۔ امید میں کس امر کا قائل ہو گیا کہ علموں میں ضرورت تاثیر
 حرم جو کہ صحیح علموں اور فتر و نکالنا مشکل ہے اور بتا ہوا ہے سکسائیں بخل کرتے ہیں
 اور اگر بتاتے ہیں تو صحیح نہیں بتاتے۔ ہنر یہ علم ہی اور کئی ایک مشہور فی معلوم کی طرح لوگوں
 کے سینوں ہی میں فردوں میں چلا گیا۔ خیار سائیں بد یا یعنی کیا بنانا۔ ہوان بد یا
 اٹھن کھولا کا علم۔ جو نش بد یا یعنی دل کا حال معلوم کر سکا علم وغیرہ۔ جو کہ کیں دھانی تاثیر و نکال
 مستفاد ہو گیا تھا۔ اس لئے اب مجھ کو اس فن کی تلاش ہوئی۔ جسکو جہاد بھونک کر ہوا
 سنا اس کے پاس دو دروازا تھے۔ اور جسکو مستریاں پاتا تھا اسی کی خدمت کرنے لگا۔ غرض کہ
 اسی طرح بگٹ دو اور سبجو سے مٹی مٹا لی اور مفید باتیں جمع کر لیں مثلاً سرد کا
 جہاد بھونک کی بلی کا جہاد اب بھونک کا فتر وغیرہ وغیرہ۔ اینٹا بام میں پکڑ لیک
 شخص نے مجھ سے ذکر کیا کہ میرے ایک دوست کو ایسی ترکیبیں یاد ہیں کہ جس شخص کو
 ہو جاوے۔ اور جو کچھ ہم اس سے کہیں وہ مانے۔ میرا پہلے حب کے بارے میں یہ عقیدہ ہوا
 کہ جب سوا کے آہ کچھ نہیں کہ ہم اپنی حکمت عملی سے دوسرے کو اپنے رخ پر کر لیں۔ اس
 کے لئے سلوک چاہئے کسی طرح سے کیا جاوے۔ نہ کہ بڑا کر موثر شے ہے۔ سلوک کسی طرح
 سے ہو سکتا ہر زبانی۔ آلی۔ جانی۔ چنانچہ زبانی سلوک تو زبان شیریں ملک گیر میں
 داخل کر یعنی ہم بیٹھا بویں عزت سے باتیں۔ اسکی تعریف کریں۔ بقولیکہ ع
 خوش آمد ہر کر کردی خوشامدہ کسی بند و شاعر کا قول ہے۔ کہ ع
 بسے کرن اک مستربے جو پنج دی بچن کھنورہ۔ یعنی جب میں نام پر
 و شیریں زبانی ہے۔ پس ایک حب تو یہ ہوئی۔ کہ شیریں زبانی سے
 شخص خواہ خواہ اپنا ہر جگہ۔ دو حب سالی وہ یہ کہ رو بہ بہن لھلا کر دوسرے

کو اپنا کر لیں۔ سو یہ عمل میرے سر پر اور عام لوگ اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ تیسری
 حب جانی ہے۔ وہ یہ کہ بدنی محنت سے دو سکر کو خوش کریں۔ مثلاً کسی کا بدن
 دبانے۔ کرنی بوجھ اٹھانا۔ جہاں بھیجے وہاں جانا۔ گھر کے کام دسندے کر دینا وغیرہ
 وغیرہ۔ اس حب سے بھی اکثر لوگ فائدہ اٹھاتے ہیں۔ ان فرض پاؤں میں مغربی تعلیم کو اکثر
 سے سی تم کی تفسیر یہ حب قابل تھا۔ اور چونکہ ہر خیال اب باطل ہو گیا تھا۔ اور میں
 روحانی کسٹ اور تاثیر کا معتقد ہو گیا تھا۔ اسلئے میں خدا اس امر کے چمکنے کا تم اڑو
 کر لیا کہ جس کی بظاہر سب سے فائدہ ہے بنی نوع انسان کو پہنچ سکتے ہیں۔ ان فرض حب
 سے جس طرح بن پڑا۔ لوگوں کی خدمت کر کے چند ایک حب کے عمل سیکھے اور اس سے بہت
 حائز فائدے لوگوں کو پہنچائے۔ مثلاً کئی بھائیوں میں صلح کرانی۔ بنی جانی وینول
 کو ایک دوسرے کے گلے ملایا۔ اور دل کا بغض و کد کرایا۔ کئی گز کی جگہ جنگی دودھ کر کر
 مرد اور عورت میں سلوک کر دیا وغیرہ۔ میں اس حب کے عمل کو چونکہ بنی نوع کے حق میں
 بہت ہی مفید تھا۔ اس لئے اس کا نام میں نے غنم سلوک رکھا اور دلچسپی لے کر اسے
 کسے۔ یہی میند بہرہ و سرا۔ کہ نیکی رسانہ بخلق خدا
 یہ مفید اور صلح کرانہ اور عالم مزور لوگوں پر ظاہر کرنا چاہیے۔ گو اسکا دور سرا پہلو بھی ہر وقت میرے
 خیال میں گزرتا گیا کہ بعض بد خیال اور بد سلوک لوگوں کے بجا استعمال سے ناجائز کام بھی
 کر سکتے۔ مگر عقل سلیم دلی کہ آپس میں برا کوئی قصور نہیں سمجھ کر کوئی الزام ملد ہو گا کیونکہ
 ایک شخص نے تیرا بپا کیا۔ چاندی۔ سونے اور دیگر حیات کو سو دھنے کیلئے۔ مگر
 ایک شیر آدمی نے اس کی روگوں کو کپڑے جلانے شروع کر دیے۔ اہل مغربے کلورافام
 بجا دلی عمل جراحی کی تکلیف زرع کر نیلے۔ مگر لیٹروں کی مسافروں کو ہوائ کی شنگھا کر
 بیہوش کرنا اور اہل لوٹ لینا شروع کر دیا۔ اہل ہونے کو کین کالی۔ آنکھ کو عمل کیلئے۔ مگر
 حیوانوں نے اسکو لذات حفظ کیلئے کھانا شروع کر دیا تو اس میں بجا و کرموں کا کوئی فائدہ نہ
 نہیں ہر ایک شخص کو یہی نیت اور عمل کا پھل ہو گیا۔ یہی قوامی نیک بینی کہ اس کتاب کو اس شخص سے
 شائع کر کے دشمن کو درست بنا دیا۔ روئے کو منایا جادے۔ حکم نورا پر بیان کیا جادے
 کہ کیسے متعلق کوئی کام ہو لو اس کو وہ کلام کو الیا جادو۔ غرض کہ آپس میں اتفاق و اتحاد اور سلوک
 ہر اسے مکتوب۔ ہر مذہب کی کوئی فرض نہیں کہ کوئی ایسیات خیالات اس سے بہرہ و حیات ہر

اور کاتہ کا خیارہ خود اٹھایگا۔ انھوں میں ایک خیال ہے جو صلاوات جہاں میں اپنی مدد اللہ کے
 دیکھ عملوں کو ایک جامع کیا ان میں ملوی اور غلی مجرب مجرب ہی تم کے سنتے ہیں کہ ہر
 جتنے سنتے اس میں کوئی شک و شبہ نہیں ہے وہ سب اس میں کیلئے درج کر دینے۔ بعض سینہ
 سینہ کے اسرار اور مجرب میں بعض علمی کتابوں میں درج کر کے یہاں سے نقل کی ہوئی ہیں بعض
 اسرار و کتب بنائے ہوئے ہیں بعض ایسے بھی ہیں کہ استخراج کرنے پر علم رو یا میں مجرب کتابت کے ہیں
 اور چونکہ ہر حضرت پران پر کا ختم کئی روز تک پڑھتا رہتا ہے۔ اور ان میں نقل کر اندہ بھی ایک ہندگ
 کی زبردست خواب میں ہوئی۔ اور کئی ایک اسرار اور غلی اور بعضی راز ملحقین کو سہی میرا اپنا خیال
 اور عقیدہ پر کردہ سرستہ راز جناب پران پر مجرب نہیں ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

میں اس کتاب کے دو باب مقرر کئے ہیں پہلا باب علم نجوم میں جس کی نیک و بد ساعات
 معلوم کرنے نقش بھرنے چکر کشی میں پرہیز رکھنے طالب کے مطلوب کے ساتھ دیکھنے غالب
 مغلوب راس معلوم کرنے کے قواعد ہیں۔ اگر ان قواعد کی پابندی اور پوری ترکیب کو کوئی
 عمل کیا جائیگا۔ تو امید ہے کہ نشانہ اور اثر لگے گا۔ وہ سب کتاب میں مختلف عملیات ملوی
 اور غلی۔ عملیات میں جو پسند میں کرنا۔ کیونکہ شرعیہ کے خلاف اور گنہگار و مل ہیں
 مگر چونکہ جو کہ کے عمل میں وہ اکثر لوگ لگے ہوئے ہیں اور واقفیت کیلئے نمونہ کے طور پر چند ایک
 عملوں کو لکھ دیا ہے۔
 (صوفی اقبال احمد)

عال کیلئے چت ضروری باتوں کی پابندی

۱۔ اکل و شرب متواضعی میں عمل کھائے اور پیوئے تیز جان میں تاثیر پیدا ہوتی ہے اور پابند مہم
 ملوہ ہے۔ یعنی روئے کر کے تاکہ نفسانہ زہر ہو اور قوت بہایت ملی ہے اور اپنے مذہب کے موافق
 یا دلچسپی میں مشغول ہے کہ طبیعت بوقت نیک خیال کی طرف متوجہ ہے دس پاک ہے پاک
 پڑے پئے۔ پاک جگر میں بیٹھے۔ (۲) کوئی ایسی شے استعمال نہ کرے جس میں بہرہ آتی ہو مثلاً
 لسن۔ پیان۔ بھنگ۔ حنفہ وغیرہ۔ وجہ یہ ہے کہ ایسی بہرہ اور شہل کے استعمال سے لاکھ ج
 عاقل پر ہو کر ہوتے ہیں۔ منفرد ہوتے ہیں۔ اور عامل کو بڑا سمجھا کر کے پاس لیرا لے اور اس کو
 علاموں کی تاثیر نہیں ہونے پاتی (۷) بعض عملوں میں ترک میراثات جلال و علیاۃ کی ضرورت ہے

مطلب یہ ہے کہ حیوانات جلائی آندہ۔ گوشت پر قسم کی پھلی۔ پان لہسن۔ ہینگ میڑ جیو ہا
 جالی دود۔ دہی۔ مکھن۔ گھی۔ چھاپہ وغیرہ۔ پس بہر معلول میں صرف مونگ کی ال درخت کی
 کھانا پڑتی ہے۔ اور بعض معلول میں جو کی روٹی صرف نمک نمک کھالی پڑتی ہے۔ بعض میں تو
 بیاتک پابندی ہوتی ہے۔ کہ اپنے ماتھ سے روٹی پکانی پڑتی ہے۔ اور وہ بھی باد منو
 پکانی پڑتی ہے۔ اور بعض معلول میں مکاری کے تخت پر شہرہ سوتا پڑتا ہے اور بعض میں صرف
 فرشتہ میں پر لیرا کرنا پڑتا ہے۔ اور جو عیالات جنیات کی دعوت کو ہوا کرتے ہیں ان میں
 گرد معد کرتی پڑتی ہے جبکہ آندہ نکھا جائیگا۔ اور مال کو اپنے پاس چھری رکھنی پڑتی
 ہے۔ اور بعض مل چھری کے ساتھ پانی کا بھرا ہوا ٹوٹا بھی رکھنا پڑتا ہے (۹) جب تک
 جلد ختم نہ ہو۔ کل پر بیڑہ کی پابندی لازمی ہوا کرتی ہے۔ چلو قح جو یکے بعد ایس مل کو ہر روز
 بلانا۔ ایک دفعہ پڑھ لینا ضروری ہوا کرتا ہے۔ تاکہ در ذ اور سے مل پر پورا قبضہ حاصل
 ہے۔ اور اس کی تاثیر گھٹنے نہ پائے۔ ورنہ چھوڑ دینے سے عمل کی تاثیر میں نقص پکا اندیشہ
 ہوا کرتا ہے (۱۰) جبکہ جو عمل شروع کرے تو جن دنوں میں چاند بڑا ہو ان دنوں
 میں شروع کرے۔ یعنی پہلے یا دوسرے ہفتہ میں شروع کرے۔ اماں کام کیلئے ذیل کے دن اور
 وقت اچھے گئے گئے ہیں۔ دن پر۔ بدھ۔ جمعہ۔ وقت صبح شام رات۔ (۱۱) بعض معلول میں
 بخور یعنی خوشبو بھی جلائی پڑتی ہے۔ پس تخیل اور حب کے لئے مندل سفید۔ مندل سرخ لالہ بھی سفید
 کافور۔ عود۔ اگر عطریات چاہے۔ پڑا خوشبو کی جی جیسے دھوپ کہتے ہیں مگر گڑوں کو مسطر
 کرنا ہو۔ تو کسی سفید رنگ کا مسطر لگا دے۔ مثلاً موتیا۔ چھیلی۔ روہن۔ مولری۔ کیڑہ۔ گوند۔ مندل
 سفید وغیرہ۔ بعض میں پوشاک کی پابندی لازمی ہوا کرتی ہے سو جلد تخیل سفید یا کبیری عفرانی
 رنگ کی پوشاک پہننے۔ تخیل کے بعض معلول میں صرف ایک ہی چادر اڑھنی پڑتی ہے سو چھو گولبی
 چادر لیکر آدمی تلے باندھے ادا آدمی ادا ہوتا ہے۔ مگر سر کھلا ہونے دے (۱۲) تخیل یا حب کا
 نقش مکھن کے لئے شاخ اندیشہ میں کی قلم بنانے امد عفران یا مخلص دو مالکی سیاسی بانگر
 ایس پانی کے عود کلاب یا عقی کیڑہ ڈالکر خوشبودار کر لے لسی سیاسی کے قویہ بکری ہوئے
 عود یا تو دیا میں ڈالے جاتے ہیں یا ہوا میں لڑائے جاتے ہیں۔ بعض معلول میں ایک پاکیزہ رکابی
 میں پاکیزہ ریت بھر کر شاخ اندیشہ میں سے نقش لکھ کر ملانے جاتے ہیں۔ یعنی پہلے ایک نقش لکھا
 پھر اسے مشابہ پھر دوسرا نقش لکھا اسے پھر تیسرا لکھا پھر اسے ہی ملی پڑ لیتا

کہتے اور مٹاتے جاتے ہیں حتیٰ کہ تعداد معینہ پوری ہو جاتی ہے! ایسے نفس مومن صبح کی وقت قبل از
 طلوع آفتاب کھڑے شروع کئے جاتے ہیں۔ اور سب سے پہلے عید کے کام گنیز صلیا کا پاکیزہ کنارہ ہے۔
 (۱۳) بعض جہل میں جاں سات کو مل پڑنا پڑتا ہے۔ وہیں سونا پڑتا ہے ایسے عمل اپنے فکر کے
 کسی پاکیزہ تجربہ میں کرنے چاہئیں۔ (۱۴) بعض مفلوں پرانا اور مفلوب کا ستارہ دیکھنا پڑتا ہے اگر
 دو دن ستاروں میں سافقت ہوئی تو کام ہو جاتا ہے ورنہ نہیں بعض ستارے قائلہ و منلوب ہوتے
 ہیں پس اگر مفلوب کا ستارہ منلوب ہو تو کام نہیں ہوتا۔ ستارہ کو مفلوب کا طریقہ ہم آگے صبح کرینگے۔
 (۱۵) بعض جفر کے قائل کہ عمل کرینگے لئے حرفوں کے موکل اور جن اس قسم ات حکاکرہ عابنائی پڑتی ہے
 اس کو ہم آئندہ ایک ایسا فائدہ (نقشہ) بھیج کرینگے جس کو اس کام میں بڑی مدد ملے اور حرف کو موکل جن
 اس قسم ذات بہت کم آتی ہیں (۱۶) جب تک مطلب مل نہ جو اپنا بھید کیسے نہ دے (۱۷) اٹھائے
 عمل میں مفلوب کا تصور اور اپنی مراد کا خیال پیش نظر رکھے (۱۸) عیسا میں وقت اور جگہ کا تعلق
 ضروری ہے یعنی جس جگہ پہلو دن ظیفہ شروع کرے اسی جگہ تا اختتام پڑنا کرے۔ اور سطح جس
 پہلے دن پڑے اسی وقتے ہر روز پڑنا کرے۔ اور جس محل یا چٹان پر پہلے روز پڑے اسی پر اخیر تک
 پڑنا چاہیے اگر آج گہریں مل پڑا ہے تو کل دیا کے کنارے چلا گیا ہے سو کسی بیانی میں اور
 اس کے اگلے روز کسی بیان میں۔ یاد کر آج صبح کی وقت پڑھا ہے تو کل شام کو شروع کر دیا اور پس
 رات کو۔ ایسا کرنے سے عمل درست نہیں ہوا کرتا۔ (۱۹) کسی جہل ذات سے اجانتہ دیکر عمل
 پڑھے یعنی شینہ بات کو لے دوڑانا چھانیں ہوتا۔ اور فائدہ کرتا ہے (۲۰) تغیر اور جہل
 کے لئے قلم بنانی ہر تر ساعات قر میں بنائے۔ ہر ایک مطلب کے لئے جدا جدا سات پن مگر ہم صرف
 حکے لئے مخصوص باتیں کہتے ہیں۔ (۲۱) جفر کے قائلے کے بعد سے طالب اور مفلوب کے نام
 کہتے ہیں۔ تو پہلے طالب کا نام کہتے پھر مفلوب کا۔ اگر کسی برعکس کہے تھا۔ تو تاثر یہی الٹی ہو گئی یعنی
 بجائے محبت کے عداوت ہو گئی اور بعض عیلات میں طالب اور مفلوب دونوں کی والدہ کا نام یا بیٹا پڑتا
 ہیں اگر والدہ کا نام معلوم نہ ہو تو کسی جگہ اہل حق کا نام لے یا لکھ دے (۲۲) حکے لئے مشنہ
 کی سات سعد ہے۔ ساتوں کا نقشہ ذیل میں درج ہے۔

نیک و بد ساعتوں کا جڈنا بہ جن کو دیکھ کر عیش کیا جاتا ہے۔

ساعات

نام دن	پہلی	دوہوا	تیسری	چوتھی	پنجمی	ششمی	سہمیں	آٹھویں	نہویں	دسویں	ایکادہویں
پیر	قر	زحل	منتری	میںج	شمس	زہرہ	عطارد	مر	زحل	منتری	میںج
منگل	میںج	شمس	زہرہ	عطارد	قر	زحل	منتری	میںج	شمس	زہرہ	عطارد
بدھ	عطارد	قر	زحل	منتری	میںج	شمس	زہرہ	عطارد	قر	زحل	منتری
جمعرات	منتری	میںج	شمس	زہرہ	عطارد	مر	زحل	منتری	میںج	شمس	زہرہ
جمعہ	زہرہ	عطارد	قر	زحل	منتری	میںج	شمس	زہرہ	عطارد	قر	زحل
ہفتہ	زحل	منتری	میںج	شمس	زہرہ	عطارد	مر	زحل	منتری	میںج	شمس
اتوار	شمس	زہرہ	عطارد	قر	زحل	منتری	میںج	شمس	زہرہ	عطارد	مر

رات کی بارہ گھنٹوں کا نقشہ ساعات

نام رات	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
پہلی گھنٹہ	زہرہ	عطارد	مر	زحل	منتری	میںج	شمس	زہرہ	عطارد	مر	زحل	منتری
دو گھنٹہ	زحل	منتری	میںج	شمس	زہرہ	عطارد	مر	زحل	منتری	میںج	شمس	زہرہ
تیسری گھنٹہ	شمس	زہرہ	عطارد	مر	زحل	منتری	میںج	شمس	زہرہ	عطارد	مر	زحل
چوتھی گھنٹہ	مر	زحل	منتری	میںج	شمس	زہرہ	عطارد	مر	زحل	منتری	میںج	شمس
پنجمی گھنٹہ	میںج	شمس	زہرہ	عطارد	مر	زحل	منتری	میںج	شمس	زہرہ	عطارد	مر
ششمی گھنٹہ	عطارد	مر	زحل	منتری	میںج	شمس	زہرہ	عطارد	مر	زحل	منتری	میںج
سہمیں گھنٹہ	منتری	میںج	شمس	زہرہ	عطارد	مر	زحل	منتری	میںج	شمس	زہرہ	عطارد

و افع ہمکہ علی اصباح سورج نکلتے ہی ساعات شروع ہو جاتی ہیں۔ اور غروب تک جو بعد دیگرے
 علی التواتر ہوتی ہیں ایک ایک گھنٹہ یا دو گھنٹہ کی ہوتی ہے کہ جو ایک گھنٹہ میں ہوتی گھڑی
 ہوتی ہیں۔ ان کی ساتواں گھنٹہ کتاب کے بیک صہرہ صادق نکلتی ہیں۔ مگر چونکہ موسمی کی آفتاب کے غروب
 اور طلوع کا وقت بہ نادر جملہ ہے ہنر ساتا کے استخراج میں بہت غرض نہ فکر کرنا چاہیے تاکہ غلطی نہ ہو
 فرض کرو کہ آفتاب ٹھیک بجو نکلا ہے تو بجو تک پہلی مستحکم کی۔ بجو تک دوسری۔ بجو تک تیسری۔ بجو تک چوتھی۔ بجو تک
 اور سات گھنٹہ بجو تک پہلی ساتا۔ بجو تک دوسری ساتا۔ بجو تک تیسری ساتا۔ بجو تک چوتھی ساتا۔

اسکو بھی سمجھے۔ اب بغرض پرکے رہنے کوئی مل کر کسی شے سے کرنا کہ وہ ہم میرا ہے کہ آفتاب بھی سمجھتا ہے۔
 نہ بچ کر کسی شے سے نہ کسی کو۔ یا پھر وہ بچے بعد از ال یعنی ۲ بجے شام پھر شام قریب لیکن ہم پہلے بنائے ہیں
 کہ وہ اپنے شیخ کے مل وال ہیں پڑھنے میں پائیں ۱۵ نو پر کہ وہ سب پڑھنا سماعت فرکی صبح بچہ کو کہے
 اسی طرح بالغرض ہم نے یہ کی بات کوئی کسی شے کوئی مل پڑھتا ہے اور ہم اس لیے کہ وہ بچہ کو سمجھنا
 پڑتا ہے۔ تو اس صبح ۱۱ سے ۱۲ بجے رات تک فرکی سماعت ہے۔ بنا القیاس۔

حروف ابجد سے موکل جن اور اسم ذات وغیرہ معلوم کر نیکا جدول

حرف ابجد	اسم ذات	اسم شے	موکل	جن	کواکب	جدلی جمالی	بخور
ا	۶۶	اللہ	اسرائیل	پرویش	زحل	جدالی	خود بنا
ب	۱۱۳	باقی	جیراٹل	درویش	مشتری	جمالی	شکر
ج	۱۱۴	جامع	کاکائیل	درویش	مریخ	مشترک	دراپنی
د	۶۵	دیان	مددائیل	طیوش	شمس	جدالی	مشترک
ه	۲۰	هادی	مددائیل	پروش	زہرہ	جمالی	منفل سفید
و	۴۶	ولی	انتخابیل	پروش	عطارد	جمالی	کافہ
ز	۳۷	زکی	شرقاٹیل	کادوش	مر	مشترک	شہ
ح	۱۲۸	حق	تکفیل	پروش	زحل	مشترک	زعفران
ط	۲۱۵	ظاہر	اسائیل	پروش	مشتری	جدالی	مشک
ی	۱۳۰	ینس	سکائیل	شہیوش	مریخ	جمالی	گل سفید
ک	۱۱۱	کافی	دزدائیل	قدروش	شمس	جمالی	گل سفید
ل	۱۲۹	لطیف	کاکائیل	مدروش	زہرہ	جمالی	پستیب
م	۹۰	ملک	روپائیل	جروش	عطارد	جدالی	یہی
ن	۵۶	نسور	روپائیل	دلویش	مر	جمالی	سینا
س	۱۸۰	سمیع	سیدائیل	لغوش	زحل	مشترک	نوشہ و مرک
ع	۱۱۰	علنی	دو کائیل	قدروش	مشتری	جدالی	منفل سفید
ف	۴۸۹	فتاح	مرحائیل	بیوش	مریخ	جمالی	جود
ص	۱۳۴	احد	اسمائیل	قدروش	شمس	جدالی	جلد تری

کلیات

پر کوئی قسٹ نہ ہو یا حدیث کہ اگر کوئی بڑا ہو تو شاد و ایسا ہو جو نقصان نہ ہو بلکہ باطل
 سلام ہو یہ کہ نقصان جب شاد کی ہوتی نکاتے ہیں تو ایسے چھری اور کھراخ کرتے ہیں
 یا اس کا ایک سرا اور ملا تہ ڈالتے ہیں اس لئے تم ہنسی لادو۔ جو ان سب نقصان سے
 مبرا ہو۔ اگر منہ نہ آئے۔ تو وہ ایک کھراخ کر کے ایسے نکال دو۔ مگر کوئی عملی طرح
 نفل پر کرنا ہو تو وہ نفل وہ جو سینا رنگ گھٹے کے پاؤں سے گرا ہو۔ اور وہ ثابت
 اور سلام ہو۔ اس کے کوئی عمل پاؤں پر کرنا ہو۔ تو حق اللہ مدد کہہ دیا پاؤں یا خوشبودر پاؤں ہتھکلی کر لے
 سعد نیک ستاروں کا حال

عطارد۔ مشتری۔ زہرہ سعد میں نیک مندی ہے جس طرح دھبہ جس میں تہیں
 اندر مل کہیں نیک مدد کسی بڑے ہوئے ہیں۔ لیکن کوئی عمل قرعہ عقب میں ہرگز شروع نہ کرے
 جن مہینوں اور تاریخوں میں قرعہ عقب ہو ناہی اس کا جہول یہ ہے

نام ماہ	تاریخ	نام ماہ	تاریخ	نام ماہ	تاریخ	نام ماہ	تاریخ
جیت	۱۵	بیساکھ	۱۶	جیت	۱۳	اساڑہ	۱۱
سادن	۸	بھاڈوں	۶	ہرج	۳	کاکھ	۱
مگر	۲۸	پرو	۲۶	گکھ	۲۴	پھالگن	۲۱

واضح ہے کہ ہر مہینے اور صاف روزہ رہتا ہے یعنی جس تاریخ کو شروع ہوتا ہے اس کا اور صاف
 مذہب تک شہد ہوتا ہے۔ مثلاً بیساکھ میں ۱۶ ہے تو ۱۴ تاریخ سے شروع ہو کر ۱۶-۱۷-۱۸ اور
 نصف ۱۸ کا ریت لگا۔ اس کے یکم کاکھ سے شروع ہو گا۔ پہلی۔ دوسری اور نصف تاریخ تیسری
 تک چکا۔ نیز کہ اور صاف دن پوسے کرنے ہیں۔ اسی طرح باقی کل مہینوں کا حال یہ ہو۔ پس
 لگم ہے کہ اگر کوئی نیا کام کرنا ہو۔ تو ان تاریخوں میں شروع نہ کرے۔ اور نقصان اٹھائے گا۔
 ان کے کوئی عمل شروع کرے گا ہو۔ اس کے بدلے میں قرعہ عقب جگے تو کچھ مضایقہ نہیں ہے
 طالع کی موافقت اور ناموافقت

اگر طالب در طلبہ کے طالعوں میں صدقی نفاق ہے۔ تو عمل سے طلبہ کا میل ہوتا محال ہے
 کیونکہ صدقی تاثر کہیں نہیں ہو سکتی۔ ان اگر صدقی نفاق نہ ہو تو ضرر دلاؤ ہوتا ہے فیل
 میں ہر پہلے صبح کرتے ہیں۔ جس کو ہر ایک شخص کا طالع معلوم ہو سکتا ہے پھر طالع کی دوستی

برجوں کی دوستی اور دشمنی کا حال

نام راج محل سلطان جونا عقب یزن
دوستی اور حوت شہد

جہی دو

دشمنی اسد
ہر جیسے کی شخص تارخیں

ان تاریخوں میں بھی کوئی نیا کام شروع کریں۔ اگر کچھ نوسرا انجام دے ہو گا۔ بیکرنگ
یہ شخص ہیں۔ وہ تارخیں، اس، نمیری، پانچویں، تیرھویں، سوچویں کہیں ہیں
جو بیسویں پچیسویں۔

الغرض جتنی باتوں کا ذکر کر چکا گیا ہے۔ ان سب کا خوب ہی خیال رکھ لیکن بیک و بد
ساعات کا۔ نیک و بد دن کا۔ نیک و بد وقت کا۔ صغیر و بزرگ چاند کا۔ قمر و عقب کا۔ موافقت
و ناموافقت طالع کا۔ نیک و بد تاریخ کا۔ سب باتوں کا خیال رکھ کر نیا عمل شروع کرے
پھر اس میں پیر پڑا اور کرے۔ ترکہ حیوانات جلالت و جلالی کا لحاظ رکھے۔ باد ضروری ہے
وین پر سودے و غیر و غیر۔

ترکیب حصار کی۔

بعض محل ایسے ذہن دوست اور سخت ہوتے ہیں۔ کہ ان میں اپنے گرد حصار کرنی پڑتی ہے
یعنی کنڈل کھینچنا پڑتا ہے۔ وہ خوف ہر تلپتہ کہ جن مسائل اگر مسئلہ پہنچا دیں۔
حصار کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اللہ شریفینہ قل ہو اللہ۔ اور آیت بکری۔ تینوں تیس
۳۔ ۳ بار پڑھ کر چھری پر دم کر کے اپنے گرد دیکر کانڈل بنائے مگر اس ترکیب کے کنڈل
کھینچنے کے دونوں سر آپس میں مل جائیں۔ اور کہتے ہیں کہیں ملتے ڈھنڈے نہ پادیں بلکہ اپنا
کے کرتے ہیں کہ دونوں سر کے ملنے کے مقام پر چھری گاڑ دیا کرتے ہیں۔ اور بعض
میں بھی گاڑتے۔ چھری کو اپنے پاس رکھ لیتے ہیں۔ بعض اپنے ہاتھ کی انگشت شہادت
دم کر کے اس سے ملتے کھینچتے ہیں۔ انکو ملنے کے باوجود الی انھی کو شہادت کہتے ہیں۔ اور
کے اندر بعض پاکیزہ کپڑا یا مسک بچا کر بیٹھتے ہیں۔ بعض مکڑی کی چوکی رکھ کر اپنے بیٹھتے
ہیں۔ بعض ملتے کے اندر چھری اور پانی کا جرا ہوا ٹارک لیتے ہیں۔ اور انکو مذہب

باتیں ہتھوڑ کے بتانے پر منحصر ہیں۔ اعجازت دینے والا جس طرح بتائے اسی طرح عمل کرنا چاہیے
یعنی جو کچھ تجربہ سے مفید پایا ہے وہ یہ ہے کہ چھری چھری اور پانی کا ٹوٹا یا مینوس شید
اپنے منہ کے اندر ضرور رکھے۔ ٹوٹا اس لئے کہ اگر پیاس لگے۔ یا دھو ٹوٹ جاو تو فوراً
دھو کر لے۔ چھری اس لئے کہ جھل کا کوئی جانور خل سانپ سمجھو گیدڑ وغیرہ آجائے
تو چھری سے اس کو ہٹائے۔ اور چھری اسلئے کہ اس سے جن اہم بیات زور کرنے
میں پاتے۔ اور الگ کہتے ہیں۔ واقع ہر آئینہ الکرسی میں بعض آدمی دھوکا کھا جاتے
ہیں۔ مگر ہر مطلب اس آیت قرآنی سے ہے جو اس طرح ہے:-

اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ لَا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ
وَلَا نَوْمٌ لَهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ مَنْ
ذَ الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ يَعْلَمُ
مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيطُونَ
بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ
السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ عَنَّا وَلَا يُتَوَدُّ وَلَا يُحِيطُهُمَا
وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ

بعض شخص العرش شریف۔ سورہ اخلاص۔ اور آئینہ الکرسی کے اول اور آخر

۱۱۔ ۱۱۔ بد۔ وہ و شریف بھی پڑھ لینے ہیں:-

علمیات نادرہ

چونکہ ہم شجر قلوب و حب کے شعلہ برسم کے عمل کھنا چاہتے ہیں۔ پہلے وہ چھوٹے
چھوٹے عمل لکھتے ہیں۔ جو سخت دہن کر نرم کرنے میں مخصوص ہیں:-

اول سو اچار اگل کا ایک شکالیکہ سپر ۳ با، مرتبہ یہ پڑھ کر دم کرے۔ اور
اپنے دہنے کان میں ٹانگ کر سات چلا جاوے۔ اس شخص کا دل نرم ہو جائیگا
اور تمام غصہ جانا رہیگا۔ پڑھتے یہ ہے: بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
اللَّهُ كَانَ مَوْجِدًا كَلِمَةً لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

دوم کتب بعض جسم عشق یہ دس عدد میں یعنی ۱۰ ع

ص ح م ع م ق پس ایک ایک حرف کہنا جائے۔ اور اپنے ماتھ کی ایک ایک انگلی بند کرنا جائے۔ مگر شروع سے چھوٹی انگلی سے کرے یعنی جب کہ کہے۔ تو اپنے ماتھ کی ایک ایک انگلی بند کرنا جاوے۔ مگر شروع سے چھوٹی انگلی سے کرے جب کہ کہے تو اپنے ماتھ کی ایک ایک چھوٹی انگلی بند کرے۔ پھر جب کہ کہے تو تیسری بند کرے۔ اسی طرح بند کرنا ہوا چلا آئے۔ اور اخیر کو جب ص ہے تو اگر ٹھابھی بند کرے۔ گو یا کہ ان پانچوں حروف کے ختم ہونے پر دھڑا ماتھ کی ٹھہری بند ہو جاوے۔ پھر وہ سکر پانچوں حروف کو اسی طرح کہنا جاوے۔ اور بائیں ماتھ کی انگلیاں اسی طرح بند کرنا جائے۔ اور انکو بھی چھوٹی انگلی سے شروع کرے۔ جب یہ مشقی ہی بند ہو جائے۔ تو دونوں ماتھ بند لے ہوئے مقابل پہ چلا جائے۔ اور جب نظر سہرا پڑے۔ تو ماتھ کھول دے۔ مگر کھولنے میں یہی ترتیب کا لحاظ رکھے۔ یعنی پہلے داہنا ماتھ کھولے۔ پھر بائیں پلپٹ شخصوں میں پرمہ بان ہو جائیگا۔

ملک انصوم کسی بیٹھے بھل اور دخت کے سبز پتے مثلاً سیب۔ آمرو۔ تیر۔ آبنہ۔ آثار و طرہ کے، سہر پتے بکران پر چند قطرے پانی کے ڈالے۔ اور بار عزیت ذیل پر بکر پیر دم کرے۔ اور سر میں رکھ کر ساتھے جاوے۔ نرمی سے پیش آوے گا۔ عزیت یہ ہے۔ لیا دہری سبزی کے پات راجہ راجہ باندھے ماتھ پر ہی سبزی مشک ہری راجہ پر جا پیریں پڑی۔ اس میری من میں مجھ میں کام میں کام کر چنتے بل میں دو داؤ پر مراد کرہ شاد یا علی یا علی یا علی۔

پہ چہارم داہنے ماتھ کی انگشت شہادت کو موت مند میں ڈال کر اپنے لبے پشانی پر لبم اللہ الرحمن الرحیم الٹی کہے۔ تاکہ اس کا دھوکا شخص پر سیدھا پڑے۔ پس اس کا حصہ فرو ہو جائیگا۔ یہی تاثیر اسم اللہ کے نکلنے کی ہے اور یہی نکلے شریف کو کہنے کی ہے۔ نجم اسم ذیل کو، مرتبہ پڑ کر اپنے اوپر دم کرے۔ اور جب حکم یا شخص مطلوب کے دروازہ جاوے۔ تب، مرتبہ پڑھ کر سر بھی دم کرے لبسم اللہ تو کلت علی اللہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم لبسم اللہ ششم، مرتبہ ہر مذمت کیوقت شرم پڑ کر دم کرے۔ اور انکو میں چھوئے

ایک چل کے ہتھال سے سب دل اسے محبت کی محاسن سے دیکھنے لگیں گے۔ کھلم بکھلا
یا عزیز و یا عزیز بن کر عزیز۔ واضح ہو کہ گیارہ مرتبہ درود شریف اول اور
گیارہ مرتبہ آخر پڑھ لیا کرے۔ اور ستر سو شہید کو قتل کرے،
مفتی حیدر کے روز عشا کے وقت غسل کر کے نیا لباس پہنے۔ اور غشیر کھاو
اور اسو مرتبہ درود شریف پڑھ کر پڑے پر دم کرے۔ پس وہ پڑا جسکو
دیوے محبت سے پیش آوے۔

ہشتم اگر ہر روز ۳۰ یا ۱۱ مرتبہ رات کو پڑھ لیا کرے۔ تو ہر قسم کے گزند
محفوظ ہے۔ **وَبَايَعُكَ لَا يَضُرُّكَ مَعَ اَمِيهِ قِيٌّ فِي الْاَدْنٰى**
وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ
نہم آیت ذیل کو پان کے ٹکڑے پر دم کر کے جسکو کھلائیگا وہ غریبیوں سے محفوظ رہے گا۔
فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ

دہم اگر ان حروف کو اپنے ماتھ کی نیلی پر لکھ کر شعی بند کرے۔ اور جس شخص مذکور
کے سامنے جادے ہو کہو لے۔ تو وہ شخص اس سے محبت سے پیش آجگا۔ حروف
یہ ہیں **ه ه ل لا لا**۔ لیکن ان حروف کا پہلے عمل کرنا نا ضروری ہے۔ اور
ان کا عمل یہ ہے کہ ۱۱۔ روز تک انار کی شاخ سے ریت سے ہر روز سو مرتبہ صبح
کے وقت لکھا کرے۔ یعنی ایک مرتبہ لکھا۔ پھر شادیا۔ پھر لکھا پھر شادیا۔ اسی طرح ہر
روز سو نقش لکھا کرے۔ اور بخور جلاتا رہے۔

اب فقیر اور جب کے بڑے بڑے عمل لکھے جاتے ہیں

عمل شعی اس عمل کے کیا لینے سے مال بارعب ہو جاتا ہے۔ اور اسکے چہرے سے
بیت کا پر ہوتی ہے۔ اگر کسی مجلس میں جادوئے شعی پر اس کا رعب چھا جاتا
اور سب حاضرین اس کی عزت کرنے لگتے ہیں۔ اور اس کی آنکھیں جلال سے لسی بھری ہوتی
ہوتی ہیں۔ کہ کسی کو اس کی طرف نظر اٹھا کر دیکھنے کی جرات نہیں پڑتی۔ حال اس طرح پڑے
صبح اٹھنے سے سوا گھنٹہ پہلے گویا صبح کی نماز سے گھنٹہ بھر پہلے مشرق کی طرف جدھر
سے سورج نکلتا ہے۔ نہ کر کے بیٹھ جاوے۔ دو زانو بیٹھے۔ باچھڑای مکر۔ بیٹھے۔
اور سورج کی نیکہ کا تصور باندھے رکھے۔ آدھ گھنٹہ کے بعد عمل ختم کرے۔ سورج ہر روز لیا کرے۔

جب اس تصور پر جاوے کہ جوہ کے اندر جنبہ صبح کی ٹیکہ نذر آئے گئے تب عمل درست جانے اور پھر اس تصور کو مد تک پہنچا دے۔ یعنی یہ تصور پہنچ کر جب دنیا سے تصور کیا۔ صبح کی ٹیکہ فہم آئے تو دار ہوئی۔ اگر ہر روز پختہ زیادہ کر چکا ہو تو آخر میں تصور کے صبح سے چاندنا ہو جائے گا۔ الغرض یہ تصور پہنچ کر چلنے کے بعد عمل پر حاوی ہو گا۔ پھر جس مجلس میں جائیگا۔ بارعب ہو گا۔ عمل والے کی آنکھیں ہمیشہ سُرخ اور خفاک رہا کرتی ہیں۔ گو یہ عمل منجلی کو پہنچ جاوے۔ تاہم لازمی ہے کہ ہر روز یاد دہانی کر رہنا اس کا ورد رکھنے ضرور۔ کسم جو پڑھا جاتا ہے وہ یہ ہے یا نور یا ذوالجلال والاکر اسم اور چونکہ یہ عمل صوبی ہے اس لیے اس میں ترک حیوانات جلالی اور حیالی بہت ہی مزید ہے۔ یعنی لہسن۔ پیاز۔ پیٹنگ۔ انڈا۔ پھلی۔ کرشت۔ لہسن۔ دود۔ دہی۔ کھن۔ بھجیا۔ چھ ویرہ کا پڑھ رکھے۔ صرف دال دہنی کھاوے۔ اور ہا دہ نور پڑھے۔

دیگر عمل حُب

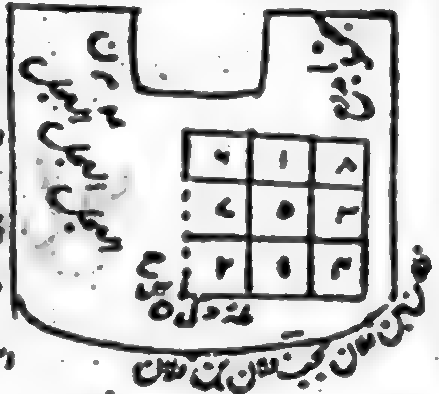
صبح کو نماز سے آدھ گھنٹہ پہلے اندر سے اس ایک گوشہ میں پہنچا بیٹھ کر صبح ذیل کی دعا پڑھے۔ اور مطلوب کا وہ بیان رکھے مگر یاد دہانی سے بیٹھا ہے تو روز میں یا بعد ۱۱ روز میں مطلب حاصل ہو جائیگا۔ دعا ہے۔ الالہ۔ لائے مجھے ملا ہے۔ مجھ سے کھڑے اک گھڑی۔ مگر اول اور آخر ۱۱۔ ۱۱ مرتبہ دہرین پڑھ لے

دیگر حفر کے قاعدہ سے عمل حُب

پہلے طالب کا نام اور اسکی والدہ کا نام لکھے۔ پھر مطلوب کا نام اسکی والدہ کا نام لکھے۔ اور پھر سب کے الگ حروف لکھے۔ پھر اسکی تخلص کرے۔ یعنی جو حرف ایک نہ لکھا گیا ہو۔ وہ دوسری مرتبہ نہ آئے جب کہ اس طرح ہر جائے تہا اس کے زام نزلے بقا عدہ صدہ مخر یعنی پہلے اخیر کا حرف شروع میں لکھا۔ اور پھر شروع کا حرف اس کے بعد لکھا۔ پھر اخیر کی طرف کا دوسرا حرف شروع کی طرف سے دوسرا حرف اس کے بعد لکھا۔ اس طرح پوری سطر بنائی۔ یہ دوسری سطر ہوئی۔ اس طرح پھر مخر کرنا جاوے۔ اور اس طرح بناتا جاوے۔ جب تک مخر کو وہی پہلے والی سطر آ جاوے تب تک یہ زام پوری ہوئی۔ سوائے ذیل سے عمل میں کیا جائیگا۔

کہ ہر ایک عمارت کی کچھ مہلت ہو کرتی ہے۔ کیونکہ ہمارے کسی وقوع معاملہ کے لحاظ سے بنایا جاتا ہے۔ اس کی اصل یہ ہے کہ حب کا شیخ کا ایک معاملہ بھی ہے کہ مطلب کا نام گزرتے سے نقل ہر کھنکراگ پر خ البینے میں مدد خود اسکے پاس ٹیکرا منہ نہ ہوتے ہیں جن کی تاثیر سے جیسے جیسے نقل گرم ہو تا ہے دے دے ویسے مطلب کمال کہ بیداری بہ بہ ہوتی جاتی ہے۔ ایسی گرفت ہوتی ہے کہ وہ بے اختیار ہر مطلب کے پاس چلا آتا ہے۔ چنانچہ یہ عمل اس جو صرح کیا جاتا ہے۔ نیک ساحت میں اگر نہ ہو کر مشکلی بیک رنگ کھڑے کا نقل لاوے۔ کہ اگر پڑا نہ ملے تو خراج کر کے کہیں سے اتنا اشکافے ہو کر مشکلی کر رنگ گھڑا نہ ملے۔ ترسخ گھڑا ہو۔ جسکے چاروں ناؤں میں ہاں پس نقل لاکر اسے دھوے اور غرضیہ کی معافی دے۔ پھر کہہ ذیل کا نقش رکھے۔

ان کی شاخ کی طرف ناکہ فتن سے کہے اگر بعدوں
 اشارہ میں۔ تر خالص سیاسی نی یا پاک مشاعرہ نکسین
 نقش کے چاروں نام کہے۔ پھر کہہ زم آگ میں ڈالکر آپ
 پاس میٹھا ہوا یا عزیز کا اسم پڑتا جاوے نقل کو دیان
 کا نقش ہر ہنگامی تا پڑا سو تیار کر جاتی جو جب پہلے
 اس کا عمل یعنی چوکر یا جاوے چلے کی ترکیب ہے۔ براہِ روبرو



برکر ہند تین در ایک سو پچیس نقش کہے۔ اور آگ میں جلا دیا کرے۔ اس طرح ہر چالیس دن کے
 اثنائے عمل میں ترک میراثات کا خیال رکھے۔ اور عمل باتیں جو عمل کے لئے عمدی ہیں جن کا ذکر
 پہلے کہا جا چکا ہے۔ اس کا مواظہ اور اس کے ترک سے چھٹ جمل تر اٹھنے میں کہ کتاب میں
 فتن بات کہی تھی۔ اس سے متعلق ہنر عمل کیا۔ وہ ہودانہ ہوا کہی وجہ یہ ہمارتی ہے۔
 کہ کتاب میں چھوٹے دلاے صرت نقش اور دیا کہ جلتے ہیں تاکہ عمل میں نہ آوے اور ان کا چلہ
 کمانے کی ترکیبیں خبر کہتے۔ صحت صحت ایک ہی نقش پندہ کا کافی ہمارتا ہے۔ اور ای
 ہکام پر ہر ہند شہیر کا کام دیتا ہے۔ ہم ذیل میں پندہ کہ نقش کا ہوا چلہ بیان کرتے ہیں۔

پندہ کے نقش کی زکوۃ کا طریق

واضح ہو کہ ہر ایک نقش چلہ طرح کا ہوتا ہے۔ یعنی آتش آبی۔ خاک۔ ہادی۔ اور لن پناہ کی
 تاثیرات بھی جدا گانہ اور طریق ہستمال بھی الگ الگ ہمارتا ہے۔ پندہ کا نقش نہایت ہی

کد آدہ ہر ایک مطلب کے لئے جو ہے۔ جو کہ پہلے منادی امر ہے کہ کسی زکوٰۃ دہا دے۔
 اور اس کو عمل میں یا بلا دے۔ پھر اس سے جو کام چاہے لے ہرگز خطا نہ کرے۔ زکوٰۃ کا طریق یہ ہے
 کہ ماخذات سے اس کا عمل شروع کرے یعنی جس ات کو نیا چاند نکلتے اس رات کو بعد از
 منہ فصل کر کے پڑے۔ اور بدین میں طریقیوں کا ذکر فرشتہ میں پڑے۔ اور چارہ
 مرتبہ وہ شریعت پڑھ کر اسی جگہ سوئے۔ مگر وہ شریعت پڑھنے سے یہ نیت کرے کہ جس
 نقش پندہ کی زکوٰۃ دینی ہے۔ وہ چوہی ہو۔ لغرض صبح کو اٹھ کر نماز سے فارغ ہو کر زکوٰۃ
 کی سیساہی لونی تلم سے جن ہزار ایک سے بچیں آتش نقش ہلکے ملوان میں بنسیر یا عود کا گراگ
 میں بچے بعد دیگرے جلاتا جائے۔ لہذا پانچ طرف کی طرف لکھے اسی طرح دس طرف تک
 بار بار کرتا ہے۔ پھر برعکس اسی قدر آبی نقش ہلکا کرے میں گویاں بنکد یا بار بار بانی
 میں دلا دیا کرے۔ اور نقش لکھتے وقت مہ مغرب کی طرف رہے۔ اسی طرح دس طرف کرے
 آبی نقش لکھتے وقت عود جلاتا جائے۔ یہ میں دس ہوئے۔ پھر دس طرف تک باوی نقش
 لکھے۔ اور ہر مذہبی قدر یعنی ۳۲۵ لکھ کر وہاں اڑا دیا کرے۔ یا اونچے درخت کی شاخوں
 میں بانڈ دیا کرے کہ وہاں لکھو ہاں لکھے۔ اور نقش باوی لکھتے ہوئے نہ شمال کی طرف کچھ
 اور بخور عود سنیا کا ملا دے۔ اسی طرح دس طرف کرے۔ پھر اخیر کے دس طرف سیطرح ہر مذہب ۱۰۰
 غاک نقش لکھ کر زمین میں یا ہوا کرے۔ اور اٹھانے عمل میں نہ جنوب کی جانب لکھے۔ اور بخور میں
 شکر جلاتا ہے۔ بعض ستاد ایسا ہی کرتے ہیں کہ غاک نقش لکھ کر زمین و فتن نہیں کرتے۔
 بلکہ ایک کہیں میں دیا کا صفا لہذا پاکیزہ خشک بیت پھر کر شاخ انار کی قلم سے لکھ کر
 مٹاتے جاتے ہیں۔ لہذا اس طرح ہر قدر اوپر دی کر لینے ہیں۔ جب اس طرح عمل کرتے کہتے جلاتا
 ہو چکا۔ تب زکوٰۃ پڑی ہے۔ پھر اخیر کو غلابہ دو گانہ یعنی نقل شکر ادا کرے۔ اور پھر رات
 ۱۱ ہزار مرتبہ وہ شریعت پڑھ کر صبح کو شریعتی پرفاتحہ بروح مسد کائنات علیہ السلام دکر
 نفیس کرے۔ پس یہ عمل پڑھا جو اس نقش سنم تھا کہ لبس میں ہو گیا۔ اب جس کام کے لئے
 اسے کر کے پڑا اتر چکا۔ ایسی برہنہ شمشیر سے کہ کسی خطا نہیں کرتی۔ اس کا وہ کہیں حالی
 نہیں جاتا۔ حاضران کے لئے اگر کالسی کے کٹورہ کے اندر آبی نقش پندہ کا لکھ کر
 بستہ پر سیساہی لگا کر کٹورہ میں تل پھر کسی تاباں کر پاؤں صحت رہے کے ہاتھ میں پکڑا دے۔
 اچانک تاکہ کہ وہ کٹورہ کے اندر نہ لکھتی بانڈ ہو دیکھتا ہے۔ تو ہر منت کے عمل سے اس کو

جیات کی کچھری نڈا نے ٹیکلی۔ پھر بادشاہ سے جو مطلب چاہو۔ دریافت کرو اگر کٹاشن
روز کے تھے باقی نقش کبھی کسی اپنے چھوڑ دوخت سے نکال دو گے تو مذمت پہنچو گا۔ اگر
جنت میں تھے باقی نقش کبھی کسی اپنے چھوڑ دوخت سے نکال دو گے۔ تو مطلب نکل جیسا نکلا اور مقبولی امداد کے
نے خالی نقش کبھی پانی قبر میں دبا دو گے۔ تو عمل درست ہو گا۔ علیٰ ذہن القیاس پھر جس کام کیلئے
نکھارو گے۔ فدا تاثیر ظاہر ہو کر گی۔ گو یہ بد وقت طلب ہے۔ اور فتنہ ابال شخص کا کام ہے
مگر بے بہت محبت۔ اور سرلسنہ از میں ہیں سے پند کے نقش چاہیں نسیم کے روح ذل میں

آتش	آبی	بادی	خاک
۸	۴	۸	۲
۶	۳	۲	۹
۷	۵	۵	۵
۲	۴	۶	۸

واضح ہو کہ جن غزل میں بندہ لکھا جاتا ہے۔ اسی خانہ میں کل کا نام بھی لکھا جاتا ہے۔
اور ان کے جرنیکا قاعدہ یہ ہے کہ نقش آتش ایک سے شروع کر کے ترتیباً ۲-۳-۴-۵-۶-۷-۸-۹
کئے جاتے ہیں۔ اور ۹ پر ختم کرتے ہیں۔ لیکن باقی نقش مندرجہ سے شروع کر کے یعنی ۶ چھ
پھر ۷ پھر ۸ پھر ۹ پھر ۱۰ پھر ۱۱ پھر ۱۲ پھر ۱۳ پھر ۱۴ پھر ۱۵ پھر ۱۶ پھر ۱۷ پھر ۱۸ پھر ۱۹
بلا بھرے۔ اور خالی نقش ۲۰ سے شروع کر کے حسبہ ترتیب کو تمام کر کے عمل تمام ہو گا۔
شانہ کا عمل

قسمت میں ہے یہ زلفن مگر گردیکھنا۔ اسے شانہ میں میرا خطا تغیر دیکھنا
یہ گور و دی معمولی غزل ہے۔ مگر اس کا صحیح مطلب بتانا بہت مشکل ہے۔ کیونکہ یہ معلومات کا
بہت گہرا اثر ہے۔ شانہ لفظ فارسی ہے جس کے دو معنی ہیں۔ یعنی کنگھی اور سونڈا باب
مذہب مہنوں سے اس کا کچھ مطلب نہیں چل سکتا۔ کہ شانہ میں کس طرح پر تغیر کا نوشتہ دیکھ
سکیں گے۔ مگر بات یہ ہے کہ پہلے زمانہ میں جلال آباد علاقہ کابل کے راجہ بریل سے عامل ہوا کرتے
تھے۔ جو دہرہ پاکرے کو سال بھر تک اس ترکیب سے پالا کرتے تھے۔ یعنی کسی غامض راج سے
اکھ پالنا شروع کرتے تھے۔ اور ہر روز کچھ ہسم پڑا کر سپردم ہونا کرتے تھے۔ اور جو شے
اوستہ گھاس یا دانہ اسکو کھلانا ہو۔ اس پر بھی کچھ ہسم پڑا کر سپردم ہونا کھلا پارتے تھے۔ پھر
روز کے دن میں آفتاب کے برج میں داخل ہو جاتے وقت کچھ ہسم پڑا کر کسی میں ترکیب سے ہسم کو
فج کرتے تھے۔ اور اسکو دو شاخوں کی ہڈیاں صحیح اور سالم نکال لینے تھے پس اپنا شانہ کی

بڑی کو دیکھ کر پشیمانی کی نسبت کا اندہہ محل بناتے تھے۔ اندہہ میں شان کی ہڈی کو دیکھ کر
گذشتہ حال میں جو کہہ جاتے تھے۔ یہ شان بینی کا محل بناتے ہی بعد دست ہند۔ اب یہ
محل گرم ہو گیا ہے۔ اندہہ میں رنگین ہے۔ خمر یہ تو ایک تیسری بات تھی۔ اور اس سے
صرف یہ ظاہر کرنا تھا۔ کہ شان پر بڑے زبردست محل مہ کرتے ہیں۔ چنانچہ جب ایک
شان زبردست محل سپر ہوتا ہے جب کی ترکیب یہ ہے کہ ایک ساعت میں بکرے کی شان
کی بڑی سالم لادے۔ مقصد لوگ اس ہڈی کو باہر نکالتے ہی طراب کر دیتے ہیں۔ پھر اس کے
اندہہ چھری لکڑی شگاف کر دیتے ہیں۔ پھر اس سے براترو ڈالتے ہیں پھر جس طرح ہر کے شان
کی بڑی صحیح لادے۔ اور ایک ساعت میں اس سے لہر پھر اسکے دونوں طرفیہ دونوں لفظ
کھینچتے ہیں ایک طرف ایک نقش اور دوسری طرف۔ اور ہر ایک نقش کے چھ پھاؤں نام
کھینچتے۔ پھر شان کو ہلکی آگ میں ڈال دیتے نقش معظم ہے۔

دوسرے نقش
لیکن میں یہ ضرور کہہ چکا ہوں کہ ہر ایک نقش کی ہر زکوۃ
۱۰۰ ۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰



چلیات میں چل بہت عزت یافتہ ہے۔ اور یہ
ہر ایک نقش کو جب تک ۲۰ روز یا ۲۱ روز یا کم از کم گیا و روز تک کئے وہ کام نہیں دیتا۔

نقش سورہ اخلاص

سورہ اخلاص قل ہر اشاعر کہتے ہیں۔ سورہ اخلاص میں وصیت کیلئے معیصل ہے۔ مگر ہر
نقش کی زکوۃ ضرور ادا کرنی چاہیئے۔ زکوۃ یہ ہے کہ سوال کہ نقش لکھ کر دیا میں اللہ کے نام لے
میں ڈال کر گویاں ہمارے چھیلیوں کو کھلائے۔ ۲۰ دن تک ہر روز ۳۱۲۵ بار نقش لکھا کر پھل
تو چلے پھا ہو گا بعد زکوۃ جب چاہے تب لکھ کر مفت اندر پر نکال دے جیسے جیسے ہر رنگ کی
مطلوب بتیاد ہو کر دے آئیگا۔ اور اگر زکوۃ نہ دے سکے تو ہر روز ۳۱۲۵ بار جی کا فہرے کا فہرہ
ایک نقش لکھ کر فقیر بنا لیا کرے ستر پاکیزہ روی میں لپیٹ کر چھری کے تیل سے جلادے۔

اور چراغ کا تہ خلج کے گھر کی طرف کرے۔ ۲۱ دن تک ہر طرح جلاتا ہے۔ اور جب تک چراغ
جلتا ہے آپکے گھیس بند کر کے مطلوب کا تصور رکھے۔ گویا مطلوب سے یہ پیشا ہے۔ اور
سورہ اخلاص برابر پڑھتا ہے۔ ہر شان ۲۱ دن میں مطلب پھا ہر جائیگا۔

نقش معلّم ہے۔

عمل نسیس شریف

اگر عدد تک سہ یا کس شریف ہر روز نہ
 بار پڑا حکم شیرینی دوم کیا کرے۔ بعد ساتویں
 روز نہ پڑے شیرینی کیس کو کھائے نہ کھائے
 والے سے جنت کریگا۔

قل	هو	الله	احد
الله	الصمد	لم	یلد
ولم	یو	لد	ولم
یکن	له	کھنوا	احد

دیگر نو چندی جہرات سے شروع کرے اور

ہر روز بعد از نماز اول دراز گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف امامہ دیانی میں ایک ایک مرتبہ
 یہ دعا پڑھے۔ اے یا اے دن میں مطلب حاصل ہوگا۔ و ما یہ ہے۔ اللہم اجعلنی محبوب

فی قلبی بحق یا بدوح یا بدوح یا بدوح مطلوب نصیب کھے۔ اور نام (یا) کیا کرے۔

نقش پندرہ کی ایک در عجیب غریب ترکیب

پہلے ۳ روز ۳ ہزار بار کہے۔ تاکہ ۳ دن میں ۹ ہزار نقش پورے ہو جاویں۔ بعد ۳ روز کے چوتھے

روز سے ہر روز ایک ہزار بار ہر روز کہیا کرے۔ اور ۳ دن تک اسی طرح کہے تاکہ ۳ دن میں

۳ ہزار یہ بھی ہو جاویں مگو یا ۹ روز میں ۱۲ ہزار نقش کہے گئے۔ پھر ہر روز ایک بار نقش کہیا کرے

اور ۱۱ دن تک اسی طرح کہتا جاوے۔ پس ۱۱ دن کے اس عمل سے نصاب یعنی زکوٰۃ پوری

ہو جائیگی اس کے بعد ہر روز پندرہ یا کم از کم ۹ نقش ہر روز کہیا کرے۔ اور اس کی مادہ کہتے

تاکہ عمل پہ چڑھا جائے۔ دوسری ترکیب یہ ہے کہ نو چندی تاریخ سے شروع کرے پہلے

بعد ایک سکر روز ۲ تیسرے روز ۳ کہے اسی طرح ایک ایک نقش روز بڑھاتا جائے۔ جب

پورے پندرہ نقش تعداد میں پہنچ جاویں تب ایک ایک نقش کم کرتا جائے۔ جب ایک

پہنچے۔ پھر بڑھانا شروع کرے۔ اسی طرح سو اچھینہ یعنی ۱۰۰ دن مل کرے۔ بعد اختتام

ہر روز ۹۰۰ نقش کہے یا کرے۔ عمل پورا ہوگا۔ تیسری ترکیب یہ ہے کہ ۱۰۰ نقش ہر روز کہو

اور بعد تک بھیسے ۱۰۰ اور ۱۰۰ تک کہو۔ بعد سو روز کے ایک ایک نقش کم کرتا جائے۔ جب

ایک نقش پر نہ رہے پہنچ جائے۔ تب پھر پورا کیجئے۔ بعد ازاں ہر روز پندرہ یا ۹۰۰ نقش کہو لیا

کرے۔ تاکہ عمل پورا ہو۔ پس اس نقش سے کل یا بار بار دفع ہوتی ہیں۔ فتوحات از حد ہوتی

جعبے کے لئے تیرہ دن کے لئے سو کہنے کیس پر تاثیر ہے۔ نقش معلّم ہے۔ اے۔



دیگر حب بنی المزیہ و زوحہ

اگر کسی عورت کا غاوند اس سے بدسلوکی کرے تاہم تو اس نقش کو لکھ کر عصمت پائی باند پر باندھے۔ انشاء اللہ سلوک سے پیش کی جائے گا۔ اس نقش میں جہاں فلاں فلاں چار دفعہ لکھا ہے۔ وہاں مرد اور عورت کا نام اور انکی والدہ کا نام لکھے۔ مگر اس نقش کی زکوۃ کا طریقہ یہ ہے کہ ۲۱ دن تک ہر روز ۱۰۰ نقش لکھے اور اپنے دھت پر باندھ دیا کرے مگر شروع چاند سے عمل شروع کرنے کا نام سارے قمر میں بنائے صبح کی وقت لکھا کرے۔ اور مندرجہ بالا سے لکھا کرے۔ اور کافور کا بخور جلائے۔ جب چاند پورا ہو جائے۔ تب نقش منظر ہے۔

ع	۹	۲	۵
ط	۴	۵	۶
۱	۲	۵	۵۲
فلاں	فلاں	فلاں	فلاں

ہر روز ۱۰۰ نمونہ ہمیشہ لکھ دیا کرے۔ تاکہ عمل پورا قائم رہے۔ پھر جب چاہے۔ لکھ کر کسی عصمت کو دے۔ اور اسکی تاثیر کا تاثر دیکھے۔ کہ نصیب خدا سے کس طرح جلد اثر کرتا ہے۔

نقش ۹۴ کا جو پاس رکھنے سے خلعت کی نظروں میں باعرب کر لے

۱۶	۲۹	۲۹	۲۳
۲۴	۲۲	۱۶	۹۸
۲۱	۲۴	۳۱	۱۸
۳۰	۱۹	۲۰	۴۵

اگر کوئی شخص اس نقش کو لکھ کر اپنے پاس رکھے گا تو خلعت کی نظروں میں عزیز ہوگا۔ اب اسکی زکوۃ کا طریقہ سن لیجئے۔ کہ ہر روز پاک صاف قلم سے پاکیزہ کاغذ پر ۹۴ فقرات سے ۹۴ نقش لکھا کرے اور

زمین میں گاڑ دیا کرے اسی طرح ۹۴ روز تک کرے۔ اور بعد اختتام معاملہ پر ہر روز ۹۴ نقش لکھ چھوڑ کرے۔

مسکریم کے طریق سے تسخیر اور حب کا عمل

نہایت مجرب اور صحیح عمل ہے۔ اور جس جس نے اسے عملت کر لیا ہے۔ وہ اپنی مراد کو پہنچا ہے۔ طریقہ یہ ہے کہ ہر روز رات کو ایک الگ مکان میں جہاں کوئی دوسرا شخص نہ ہو۔ یہ عمل کرے۔ چراغ بجھا دے۔ اور خود دو زانو ہو بیٹھے۔ ۱۰۰ تکبیریں بند کرے۔ اور دونوں ہاتھوں میں لوح مل کر لے۔ لوح مل کا ذکر آگے کیا جائیگا۔ تکبیریں بند کر کے سجدہ کا قصد کرے۔

اول بعض گیدڑوں کے سر میں ایک چھوٹی سی فرونی ذیل مہار کے ہوتی ہے جسکو گیدڑ سنگی بولتے ہیں۔ اگر کچھ چھتر انوار میں اس سنگی کو دھوپ ہے۔ اور سینہ پر کاٹیکا لگائے۔ اور منہ ذیل کا ۱۰۸ بار جاپ کرے۔ تو وہ سنگی سدہ ہوا پھر اسے نو چندی انوار کو ملحق لگا دے گا۔ جس کے کندھے یا دامن پر لگا دے وہی کھلی ہو جیو۔ منتر یہ ہے:-
 گنگ جن کا پانی لاؤں۔ گیدڑ سنگی سدہ کر اؤں جسکے کا ندھے لاؤں جائے
 وہی میرے بس ہے۔ جو نہ سا ہے میرا کام۔ مہادیو کے اس کو آن۔ گورکھ کی دس
 دمانی گیدڑ سنگی سدہ ہو جائے:-

دوم۔ ایک چھوٹی سی سپاری انوار کو خرید لاؤ۔ اور اسی دن اس کو سندھو کاٹیکا اور بالوں کی دھونی دیکر ایک سو بیس بند کر کے رکھ چھوڑے۔ جب کبھی سورج یا چاند گہن ہو تو کمر تک پانی میں جا کر وہ سپاری محل جائے۔ اور یہ منتر پڑھتا ہے۔ جب گہن ختم ہو جاوے۔ تب باہر نکل آئے۔ دو سکر روز جب پاخانہ پھرے تو اس میں سے وہ پٹری ثابت نکال کر دھو کر اچھی طرح صاف کر کے رکھ چھوڑے۔ پس جس کو اس کا ایک ٹکڑا پان میں کھلا دیگا۔ وہی اسکے کہنے میں ہو جائیگا۔ منتر یہ ہے:-
 کالے بن کے کل چھڑی گہن لگے غولے۔ گر بن سپاری کھلتی میرے بس میں ہو جاوے۔ دومانی مہادیو کی دمانی گور و گور رکھ ناتھ کی۔ لیکن سب بات کا خیال کہے کہ منہ چاند اور سورج کی طرف ہو۔ اور پانی ناف سے قدرے اوپر ہو پیچھے نہ رہے:-

سوم۔ اگر ہاتھوں کے دسوں خنوں کو اتار کر انوار کو جلا کر رکھ کر لیں۔ اور اس رکھ کو بان میں رکھ کر کیسکو کھلا دیں تو کھائیے نوالا اسکے کہنے میں ہو جائے گا۔

چہارم:- کالی گائے کا مہن انوار کو لاکر گئی بنا کر رکھ چھوڑے پھر کنواری لکی کے پاس سے روٹی لاکر جتی بنالے۔ اور اس کو بھی حفاظت سے رکھ چھوڑے۔ پس عدالی کی رات کو دیا کے کنارے جا کر نہ کورہ باناروٹی اور گئی کا چراغ جلا دے۔ اور جب گیدڑ پہلی آملہ ہے۔ تو اس وقت چراغ روشن کرے۔ اور کاجل اور پاڑی حفاظت کر رکھے پس کاجل کھول میں ڈال دے کہ رو برو جائیگا۔ وہی اسے محبت کریگا۔ جب تک کاجل نہ بجے۔ آپ یہ منتر پڑھتا رہے:-
 اوم رمانگ سم منگ۔ رہونگ موہنی بس کر دسوا۔
 پنجم۔ کسی ایکے مکان میں برہن ہو کر چکر دی مار کر بیٹھ جائے۔ اور اپنے چکر چراغ جلا کر رکھے

تاکا پنا سا۔ سامنے آجائے پس وہاں پر منتر پڑھے۔ پھر چپ چلب اٹھ کھڑا ہو۔ اسی لمحہ
اور دیکر۔ مطلب حاصل ہو جائیگا۔ مترجم ہے۔ یا ابلیس یا شیطان میری کل جگر فلانے
کو ران۔ سوئے کر جگلا۔ بیٹھے کو اٹھالا۔ ملائے تو اپنی مل کا دودھ یا عوام کرے۔
ششم۔ منہ لوگ جو دریا کے کنارے مسواکین کر کے اور چیز کو پھینک دیتے ہیں وہ
بیت سے جگ کر کے سکھا چھوڑے پس دھو یا دیوالی کی سات کو ایک لاجل میں جائے
اور آبادی سے دور جہاں کہیں پہل یا بڑھ کا ایک لاجل دخت کھڑا ہو اسکے چنے جا کر ایک چوہا بنا دے
اور اس کھوپڑی میں چاول بچا دے۔ ایندھن کی بجائے وہی سوہا کہیں تے جٹھے حرانے گرد
ایک بڑا کنڈل کھینچ لے۔ اسی کنڈل کے اندر بیٹھ کر سب کچھ کرے۔ اور چوہا ہی اسی کے
اندھ بنائے۔ اور جب تک چاول کہیں آپ منتر ذیل کو پڑھتا جائے۔ براہ دل کر کے بیٹھے۔ اور بزرگ
نہ دے۔ بہت سی خوفناک شکلیں دکھائی دیں گی۔ اور کنڈل کو چاروں طرف سے آگھیر لیتی
گمراہ نہ آسکیں گی۔ اسلئے بیٹھ کر اندھ بیٹھا ہے۔ جب چاول پک کر تل جاویں۔ تب اس
کو دھوپری کو اٹھا کر دخت سے مائے۔ کچھ چاول دخت سے چپک کر رہ جائیگے۔ اور کچھ
بزرگ بیٹھے پس ان دونوں قسم کے چاولوں کو الگ الگ پہچان کر کہے۔ جو چاول چپک کر
رہ گئے تھے۔ اگر ان میں سے ایک دو دانے کسی کو مسٹھائی میں کھلائی گا۔ تو وہ شخص ہنسی کا
ہر جائیگا۔ اگر گریے ہوئے چاولوں سے ایک دانہ کھلائیگا تو تنفہر ہو جائیگا۔ نگران چاولوں
کو دھوپ میں جی طرح سکھا کر خشک کر دے۔ پیلے بند کر کے رکھو گے تو مڑ جائیگے۔ کنڈل نکالنے
کا منتر یہ ہے۔ آیت الکرسی دین قرآن چورہ وطن توئی رحمان۔ آیت بکری دین بڑا ہی محمد رسول
اللہ تیری اسوری۔ شکا سب لکھو سمند کی کجاری۔ یا حضرت سبحان پلہ تیری دلفانی۔ ہو وہ
پس منتر کو پڑھ کر دھوپری پر دم کرے۔ اور چھڑی سے ایک حلقہ ایسا کھینچے۔ کہ بیکر کس ٹوٹنے نہ
پائے۔ اور جہاں کنڈل کے وہ نون سنبل جاویں۔ وہاں چھڑی کھا دے پس اگر اندھ بیٹھ کر
کل عمل کرے اور چاولوں کے پھنے تک۔ غل پڑھتا جائے۔ منتر یہ ہے۔ درنا کرے چاول
لاؤں۔ گناہ جن سے کھیر پکاؤں۔ بڑا کو یہ کھیر کھلاؤں۔ پھر کھلا کر بس میں لائوں۔ کیلوں پر
ہات۔ پنا جن تجھے جناؤ ہے۔ کیلوں پر ہے من بھائی جن تجھے گوہ کھلایا ہے۔ انت
کیلوں بنت کیلوں۔ کیلوں بیوں نت۔ جاگیر بر جاؤ جس کا میں لائوں۔ پس لاگو
محمد اسماعیل صاحب کتب کاھور الہرینڈی کا چوک صاحب

نور محمد حسین صاحب